ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنج شنبہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کان میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو آہستہ آہستہ آرام آرہا ہے۔ مگر تا حال تکلیف ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو سخت سر درد کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

مکرم مولوی عبد السلام صاحب عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیگم صاحبہ کی طبیعت اب اچھی ہے۔

جلد ۳۳ | ۲۲ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۴ ھ | ۲۲ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۶۹

روزنامہ الفضل قادیان — ۷ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

اشتراکیت زدہ مسلمانوں سے مسلمانوں کو خطرہ

(از ایڈیٹر)

کمیونزم یعنی اشتراکیت اسلامی تعلیم کے کس قدر خلاف ہے۔ اس کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو اپنے آپ کو اسلام کے عمود اور اسلامی تعلیم کے سب سے بڑے حامی سمجھتے ہیں۔ وہ یہ ماننے کے لئے تو تیار نہیں ہوسکتے۔ کہ مسلمانوں کی مذہبی اور روحانی اصلاح کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کے صدقے کوئی مامور اور مرسل آسکتا ہے۔ اور دلیل صرف یہ دیتے ہیں۔ کہ چونکہ قرآن کریم قیامت تک کے لئے ایک مکمل شریعت ہے۔ اس لئے ہمیشہ کے لئے کسی مامور اور مرسل کے آنے کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اور کوئی ایسا انسان بھی نہیں آسکتا۔ جو اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کا خادم کہے اور اس میں ایک شوشہ کی کمی بیشی کو کفر سمجھے۔ لیکن یہی لوگ جب اشتراکیت کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں اور اس کی حمایت کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو یہاں تک کہدیتے سے نہیں ہچکچاتے کہ

"قرآن نے کوئی مفصل سماجی نظام اور ضابطہ پیش نہیں کیا ہے۔ اور قرآن میں جتنے بھی قانون ہیں۔ ان میں اس وقت کے عرب کے حالات اور ضرورتوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے"

(اخبار "ہند" ۵ مارچ ۱۹۴۵ء)

پھر اسلام سے بالکل برگشتہ ہو کر اور اشتراکیت کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"وہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اسلام نے شخصی تونگری کو جائز رکھا ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ مگر اس شخصی تونگری کو ضروری لازمی فرض تو قرار نہیں دیا۔ صرف جائز رکھا ہے۔ اور محض اس لئے جائز رکھا ہے۔ کہ نزول قرآن کے وقت دنیا کے حالات ہی ایسے تھے۔ کہ شخصی تونگری اور ذاتی جائداد کو ناجائز قرار نہیں دیا جاسکتا تھا"

پھر اسی کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اسلام نے اگرچہ وقتی حالات کے تقاضا سے شخصی جائداد اور ذاتی دولتمندی کو جائز رکھا ہے۔ مگر اسلام کا صاف منشاء یہ ہے۔ کہ دولت اور جائداد زیادہ سے زیادہ بڑھتی رہیں تاکہ ایک جگہ یا چند جگہ دولت کے ڈھیر نہ لگ جائیں" (اخبار ہند ۱۵ مارچ ۱۹۴۵ء)

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ اشتراکیت کے نقطۂ نگاہ سے اسلام میں اور اسلام کی اس شریعت میں جسے کامل کہا جاتا ہے۔ جو نقائص اور عیوب پائے جاتے ہیں۔ انہیں درست اور صحیح تسلیم کر لیا گیا ہے۔ مگر اس بارہ میں بڑی ہی عاجزی اور فروتنی سے یہ معذرت پیش کی گئی ہے کہ قرآن کریم کو نازل کرنے والی ہستی اس وقت تک نہایت ہی مجبور اور معذور تھی۔ جب قرآن نازل کیا گیا۔ اس وجہ سے ان نقائص کو وہ دور نہ کرسکی۔ کیونکہ نزول قرآن کے وقت دنیا کے حالات ہی ایسے تھے۔ کہ شخصی تونگری اور ذاتی جائداد کو ناجائز قرار دیا نہیں جاسکتا تھا۔ گویا قرآن اگر موجودہ زمانہ میں اترتا۔ تو یقیناً اس رنگ میں نہ اترتا۔ جس میں پہلے اترا۔ بلکہ اشتراکیت کی تعلیم کی تائید اور حمایت میں اترتا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ ہے کمیونزم کا اثر کہ اسلام جیسی کامل شریعت کو اشتراکیت کے مقابلہ میں مسلمانوں کی راہنمائی اور رہبری کا دعوےٰ کرنے والے بھی نعوذ باللہ ناقص اور نامکمل قرار دے رہے ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہہ رہے ہیں۔ کہ قرآن نازل کرنے والی ہستی کو اس زمانہ کے حالات نے مجبور کر دیا تھا۔ کہ "ناجائز" کو جائز قرار دیتے۔ اور "جائز" کو ناجائز۔ یہ وہم اور گمان کسی ایسے ہی دماغ میں پیدا ہوسکتا ہے۔ جسے اشتراکیت نے ماؤف کر کے خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی بے مثال صفات کے سمجھنے کے ناقابل بنا دیا ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس اور قرآن کریم کے بے مثال کمالات سے بے بہرہ کر رکھا ہو۔ ورنہ کہاں ضعیف البنیان انسان کی کل کی پیدا کردہ اشتراکیت اور کہاں قادر مطلق خدا تعالیٰ کا نازل کردہ اسلام جو ساڑھے تیرہ سو سال سے ساری دنیا سے اپنی افضلیت واکملیت منواتا چلا آرہا ہے۔ اور قیامت تک منواتا چلا جائیگا۔

ذرا غور فرمایئے جب اشتراکیت نام ہی اس تحریک کا ہے۔ جو انفرادی ملکیت کو مٹا کر آمد کے تمام ذرائع اور جملہ آلات پیداوار کو مملکت یا سٹیٹ کے قبضہ میں کر دینا چاہتی ہے تو جو لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "اسلام نے شخصی تونگری کو جائز رکھا ہے"۔ "شخصی جائداد اور ذاتی دولتمندی کو جائز رکھا ہے"۔ وہ خواہ اسلام کیطرف سے ہزار معذرت پیش کریں۔ صاف اور واضح حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ اشتراکیت سراسر اسلام کے خلاف ہے۔ یا پھر یوں سمجھ لیجئے کہ اسلامی احکام اشتراکیت کی جڑ بنیاد کو اکھیڑ کر پھینک دینے والے ہیں۔ اسلام کبھی اشتراکیت کی تائید نہیں کرسکتا۔ اور اشتراکیت کبھی اسلام کے قریب نہیں پھٹک سکتی۔ وہ لوگ جو اشتراکیت کی بنا پر اسلامی شریعت کے متعلق بے سروپا تاویلیں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ وہ خود فریب خوردہ ہوں یا نہ ہوں دوسروں کو یقیناً فریب دے رہے ہیں۔ اور اسکے ساتھ ہی اسلام کے ساتھ ایسی دشمنی اور عداوت کر رہے ہیں۔ جو شاید ہی آج تک بڑے سے بڑے دشمنوں نے کی ہو۔ ان کے طریق عمل کو پیش نظر رکھ کر سوچئے تو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ان کے نزدیک مسلمانوں کی دینی راہنمائی کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کو قیامت تک کامل اور ناقابل تبدیل سمجھنے والے غلاموں میں سے کسی کو دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے ہونے اور دنیا کو حقیقی اسلام سکھانے کی تو کوئی گنجائش ہی نہیں۔ لیکن ایک جرمن یہودی کارل مارکس اور روسی اشتراکی لینن جنہوں نے اسلام کو بیخ و بن سے اکھیڑ دینے والے اصول دنیا کے سامنے پیش کئے ان کی تعلیم کو اسلام سے برتر قرار دینے اور مسلمانوں میں اسے رائج کرنے کی بے حد ضرورت ہے یہی غرض ایسے لوگوں کے مسلمان کہلانے کی ہوسکتی ہے۔ ورنہ ان کا اسلام سے کیا تعلق باقی رہ گیا ہے۔

ان حالات میں ہم قبل از وقت اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کے اس سچے مامور اور مرسل حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے حقیقی اسلام اختیار نہ کیا۔ اور صراط مستقیم پر چلے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

امیر جماعت و پریذیڈنٹ جماعت اس کا ذمہ دار ہے!

ہر احمدی مرد و عورت اس کا جواب دے!

کہ کیا اس نے اپنے پڑوسی اور ہر ملاقاتی تک پیغام حق پہنچایا ہے۔ اور اس کو اس بات پر مجبور کیا ہے۔ کہ وہ احمدیت پر غور کرے؟
کیا اس نے اپنے رشتہ داروں میں اس انتہا تک تبلیغ کی ہے۔ جو حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے فرمائی ہے؟
کیا اس کے خیال میں وہ اسی مقام پر ہے۔ جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا۔؟ اگر نہیں تو اس کے لئے انہوں نے کیا صورت اختیار کی ہے؟۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

منہاج نبوت

ہم بغیر قربانیوں کے اور بغیر منہاج نبوت پر چلنے کے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آؤ ہم اپنی جائیدادیں اسلام کے لئے وقف کر کے یہ عہد کریں۔ کہ ہم انبیاء کی جماعتوں کی طرح اپنے مال ہر موقعہ پر اسلام کی خاطر قربان کرنے کو تیار ہیں۔ (انچارج تحریک جدید)

پتے مطلوب ہیں

ہمیں تمام ان نوجوانان احمدیت کے پتے مطلوب ہیں۔ جو امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کسی صوبہ کسی یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ امید ہے کہ نوجوان جلد از جلد اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نام اور پتوں سے مطلع کریں گے (مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

ایک ضروری تجارتی اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جو تحریک تجار اور صناع کے متعلق کی گئی تھی۔ کہ وہ اپنے نام دفتر ناظم تجارت تحریک جدید میں درج کرائیں۔ اس کے متعلق بعض تاجروں اور صناعوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ کہ اس اعلان کے مخاطب بڑے بڑے تاجر اور صناع ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے تاجر اور صناع کو چاہیئے۔ کہ اپنا نام معہ کاروبار اور ضروری کوائف اپنے اپنے محلہ کے پریذیڈنٹوں کے ذریعہ سے جو مطلوبہ تجارتی فہرستیں تیار کر رہے ہیں۔ فوراً دفتر ناظم تجارت تحریک جدید میں بھجوا دیں یہ اعلان صرف قادیان کے تجار اور صناع کے لئے ہے۔ (خاکسار سیکرٹری تجارت)

تشخیص بجٹ جماعت ہائے احمدیہ

سال رواں کے شروع میں تمام جماعتہائے احمدیہ کو بجٹ فارم برائے تشخیص چندہ بابت سال ۴۶-۱۹۴۵ء بھجوائے گئے تھے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ متعدد یاددہانیوں کے باوجود مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے اب تک یہ فارم پر ہو کر موصول نہیں ہوئے۔ آئندہ اس قسم کا اعلان اخبار میں ہر مہینے ایک دفعہ کیا جایا کرے گا۔ تا شاید جماعتہائے مذکور کو اس طرح اپنی ذمہ واری کا احساس پیدا ہو۔
کلکتہ۔ سہارنپور۔ جھنگ۔ علی گڑھ۔ منصوری۔ لکھنؤ۔ سیالکوٹ چھاؤنی (ناظر بیت المال)

دیوانہ وار تبلیغ احمدیت میں لگ جاؤ!

"پہاڑوں کا اپنی جگہ سے ہل جانا آسان ہے۔ دریاؤں کا اپنی جگہ کو چھوڑ دینا مشکل نہیں۔ لیکن قلوب کا بدل دینا بہت مشکل ہے۔ سوائے ایک دیوانگی کے سوائے ایک جنون کے جماعت کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ ہر شخص کو یہ دیوانگی ہو۔ یہ جنون ہو۔ یہ تڑپ ہو۔ کہ جس طرح ہو سکے دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حلقہ بگوش بنانا اور تمام لوگوں کو جماعت احمدیہ میں داخل کرنا ہے۔ جب تک یہ نہ ہو گا یہ کام بھی نہ ہو گا۔ اپنے اندر یہ جنون پیدا کرو۔ یہ تڑپ پیدا کرو۔ پھر دیکھو خدا کے فضلوں کے دروازے کس طرح کھلتے ہیں۔" (خطبہ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۴ء ... مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) غلام محمد صاحب مدرس چٹھہ گوجرانوالہ کے والد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲) ماسٹر حیات محمد صاحب ایبٹ آباد کو باولے کتے نے کاٹا ہے۔ (۳) ملک عبد الرحیم صاحب اوورسیئر نہر ضلع ملتان عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۴) سید اقبال احمد صاحب قادیان کی نانی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۵) فتح محمد خاں صاحب ناصر آباد سندھ کے والد صاحب بیمار ہیں۔ (۶) مقبول خانم صاحبہ سکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ کے بھائی محمد عبد القیوم صاحب محاذ جنگ پر بیمار ہیں۔ (۷) محمد عاشق صاحب واقف زندگی قادیان کی بھاوجہ صاحبہ سخت بیمار ہیں
مندرجہ ذیل احباب امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں:۔ (۸) محمد عبد اللہ صاحب مقرب پاکپتن (۹) محمد اسماعیل صاحب بقاپوری دہلی۔ (۱۰) سید محمد موسیٰ صاحب سونگڑہ (۱۱) قاضی خالد محمود احمد صاحب کوئٹہ (۱۲) محمد عیسیٰ صاحب راہوں۔ (۱۳) چودھری غلام حید رصاحب جالندھر چھاؤنی عہدہ میں ترقی کے خواہاں ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اضافہ حصہ وصیت

حافظ عبد السلام صاحب ساکن بشیر آباد اسٹیٹ سندھ نے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے ۱/۳ حصہ کی کر دی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

تقرر

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ چک سکندر ضلع گجرات کے لئے مولوی عبد العزیز صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے
(۲) خواجہ غلام نبی صاحب گلکار قائم مقام امیر جماعتہائے احمدیہ کشمیر چونکہ بسلسلہ کاروبار کشمیر سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ اس لئے ان کی واپسی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خواجہ عبد الغفار صاحب مولوی فاضل کو امیر اور خلیفہ عبد الرحمٰن صاحب کو نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

مبلغین افریقہ حیفا میں

تحریک جدید کے تین مبلغین مولوی عبد الخالق صاحب ملک احسان اللہ صاحب اور چودھری نور محمد صاحب نسیم سیفی بی۔اے حیفا پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت خیریت سے منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔ (انچارج تحریک جدید)

پتہ مطلوب ہے

خواجہ محمد شریف صاحب دریا گنج نقار خانہ دہلی کسی اور جگہ چلے گئے ہیں۔ اگر وہ اس اعلان کو پڑھیں۔ تو وہ خود یا اگر کسی اور دوست کو ان کا علم ہو۔ تو وہ ان کے ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

تقرر سیکرٹری مال

(۱) آئندہ کے لئے محمد عظیم صاحب کی جگہ مستری احمد دین صاحب کو سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھونچال کلاں ضلع جہلم مقرر کیا جاتا ہے۔ (۲) شیخ عبد الرشید صاحب کو سکرٹری مال جماعت احمدیہ منڈی ... ضلع شاہپور مقرر کیا جاتا ہے۔ (ناظر بیت المال)

وصیت کی بحالی

حسب ذیل موصیوں کی وصیتیں بحال کر دی گئی ہیں۔
(۱) مولوی عبد اللہ صاحب فتح پور ضلع گجرات وصیت ۱۹۰۶۔ (۲) منشی محمد علی صاحب سکندر آباد ضلع ملتان وصیت ۲۲۴۸ (۳) شیخ فضل کریم صاحب کلکتہ وصیت ۶۶۴۶ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

ولادت

(۱) اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام مولود کی درازی عمر۔ خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ رحمت اللہ قصبہ راہوں۔
(۲) ۱۹۴۵/۳/۵ کو میرے بھائی محمد عارف صاحب قادیان کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ احباب دعا کریں۔ خداوند کریم نیک بخت بنائے۔ محمد عاشق۔
(۳) چودھری عبد المومن صاحب اکاؤنٹنٹ محمود آباد سندھ کے ہاں ۱۰ مارچ کو لڑکی تولد ہوئی۔ احباب درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار احمد دین

دعائے مغفرت

(۱) ۹ مارچ ۱۹۴۵ء کو شہزادی بیگم صاحبہ زوجہ سید یعقوب احمد صاحب ساکن شاہ مسکین حال لاہور ہسپتال میں بچے کی ولادت سے فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت اور بلندی درجات کے واسطے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ سید سردار احمد شاہ پنشنر موضع شاہ مسکین۔
(۲) میرا عزیز بھائی محمد اسحاق جو کہ مخلص احمدی تھا۔ ۲۸ سال کی عمر میں ۴۵/۳/۲ بروز جمعہ بعارضہ نمونیہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت خوش خلق اور نیک نوجوان تھا۔ احمدیت کا شوق اس کے دل میں بھرا ہوا تھا۔ احباب عزیز مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ ... محمد اشرف ... سرگودھا

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی ناکام زندگی اور حسرتناک انجام

اخبار "اہلحدیث" کے بیان پر دلچسپ تبصرہ

(۱)

قریباً ۷۰ برس گزرے کہ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ایک انسان پر خدا کا نور نازل ہوا یوں تو ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے مطابق ابتدائی مراحل زندگی میں بھی نظریں اس کی طرف اٹھتی تھیں۔ اور حسب منطوق آیت قرآنی یا صالح قد کنت فینا مرجوًّا قبل ہذا لوگ اسے اپنی امیدوں کی آماجگاہ سمجھتے تھے۔ لیکن "براہین احمدیہ" ایسی شاندار کتاب کی اشاعت پر جہاں ایک طرف دشمنان اسلام کے خیالی قلوب میں تزلزل واقع ہو گیا وہاں دوسری طرف فرزندان اسلام کی توجہات کا مرکز حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات بابرکات بن گئی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ان دنوں بٹالہ سے قادیان بشوق زیارت پا پیادہ آتے ہیں (رسالہ "تاریخ مرزا" صہ ۵۲) اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اپنے شہرۂ آفاق رسالہ "اشاعۃ السنہ" میں تصنیف براہین احمدیہ کو تیرہ سو سال کی بے نظیر اور بے مثال خدمت اسلام قرار دیتے ہیں۔ غرض قبولیت کا عام چرچا تھا۔ اور اسلام کی طرف سے بے لوث اور دلیرانہ دفاع پر قلوب میں جذبات اعزاز و احترام موجزن تھے۔ کہ ناگہاں تجلی طور کا سا منظر پیش آ گیا ساری سکیم اور تمام انسانی تجاویز دھری کی دھری رہ گئیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مقام ماموریت پر مبعوث فرمایا اب آپ آسمانی قرنا قرار پا گئے۔ اور خدا کی آواز کو اس کے بندوں تک پہنچانا آپ کی زندگی کا مقصد ٹھہرا۔ لوگ اچھا کہیں یا برا مخلوق تعریف کرے یا مذمت۔ اس سے سروکار ہی نہیں۔ ایک فرض ہے جسے بجا لانا ضروری ہے۔ ایک پیغام ہے جس کا پہنچانا لازمی ہے خود فرماتے ہیں ؎

اب تو جو فرماں ملا اس کا بجا لانا ہے کام
گرچہ میں ہوں بس ضعیف و ناتوان و دلفگار

اپنے منصب کی تشریح میں کہتے ہیں ؎

وحی است ز آسماں بجویم سے رسانش
گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم

اس مقام پر مخلوق کا برگشتہ ہو جانا سنت مستمرہ ہے۔ اپنے بیگانے ہو جاتے ہیں۔ دوست و رفیق خون کے پیاسے بن جاتے ہیں عوام ہر نئی آسمانی آواز سے بدکتے ہیں۔ دنیوی علماء اس آواز کے پھیلنے میں ہر طریق سے روک بننا چاہتے ہیں۔ سچے مامور کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ اسے ہر رنگ میں اذیت پہنچائی جاتی ہے اسے استہزاء کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور اس کے اتباع پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا جاتا ہے۔ یا حسرۃً علی العباد ما یأتیہم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ یہ سب باتیں دعوائے ماموریت پر حضرت احمد قادیانی علیہ السلام کو بھی پیش آئیں۔ انتہائی درجہ پر آپ کی مخالفت ہوئی۔ اور لوگ ہر رنگ میں آپ کے درپئے آزار ہو گئے۔

قادیان اور بٹالہ میں گیارہ بارہ میل کا فاصلہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوائے ماموریت کے وقت یعنی آج سے ۶۰ برس پیشتر قادیان تار۔ ریل وغیرہ مواصلات سے محروم ایک چھوٹا سا الگ تھلگ گاؤں تھا۔ قادیان جانے کا راستہ بٹالہ کا سٹیشن تھا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بانی سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کا بیڑہ اٹھایا۔ انہوں نے اپنے سارے اثر و رسوخ اپنی ساری قوت بیانیہ۔ اپنے سارے زور تحریر اور اپنے تمام رعب علم و فتوے کو اس کے لئے وقف کر دیا۔ انہوں نے اپنے لئے سامانوں کی فراوانی دیکھ کر بڑے طمطراق سے کہا۔ کہ "میں نے ہی مرزا کو اونچا کیا ہے اور میں ہی اسے نیچے گراؤنگا" اف اتنا کبر و غرور۔ آسمان کے فرشتے کانپے اور انہوں نے افسوس سے کہا کہ آدم زاد ہو کر یہ شخص الوہیت کے تخت پر بیٹھنا چاہتا ہے۔ سرفرازی بخشنا اور پستی میں گرانا صرف خدائے برحق کا کام ہے تعز من تشاء و تذل من تشاء۔ مرزا غلام احمد کی ظاہری بے بسی پر یہ غرور کا پتلا اتنا بڑا بول بول رہا ہے۔ اسی لمحہ خدائے قدوس نے اپنے برگزیدہ مامور سے فرمایا انی مھین من اراد اھانتک۔ اے میرے بندے ظاہری حالات کی ناسازگاری سے تو مت گھبرا۔ اس بڑے بٹالوی مولوی کی توہین آمیز تحریر اور تکلیف دہ تقریر دسی سے دلگیر نہ ہو۔ میں اُسے ذلیل کرونگا۔ جو تیری ذلت کے منصوبے باندھتا ہے۔ اس کی ساری کوششیں اکارت جائینگی۔ اور اسکے سارے مکر اسی پر الٹ کر پڑینگے اسی وحی آسمانی کا نتیجہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی محمد حسین صاحب کو مخاطب کر کے جلال سے فرمایا ؎

اے بسا خانہ اتت ویران تو فکر دگر
لے پئے تکفیر من بستہ کمر

آسمانی نوشتہ کو انسانی تدبیریں بدل نہیں سکتیں سالہا سال یہ معرکہ حق و باطل جاری رہا۔ مولوی محمد حسین صاحب نے احمدیت کی مخالفت میں پورا زور صرف کیا۔ مگر انجام یہ ہوا کہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا اور جب مولوی محمد حسین صاحب کی مخالفت پر قریباً ۲۴ سال ہو چکے تھے۔ تو احمدیت ہزاروں لاکھوں قلوب پر حکمران تھی۔ اس کا بول بالا ہو رہا تھا۔ ہندوستان اور ہندوستان سے باہر کے ممالک میں یہ آواز گونج رہی تھی۔ بالمقابل مولوی محمد حسین صاحب روز بروز قعر مذلت میں گر رہے تھے۔ اور ناکامی و حسرت کا شکار ہو رہے تھے مولوی صاحب کی وفات ۱۹۲۰ء میں ہوئی ہے جن لوگوں نے موت سے چند سال قبل ان کی حالت دیکھی ہے۔ ان کے ایمان میں بڑا اضافہ ہوا۔ ان کا وجود سراپا عبرت تھا۔ ان کے اس مہیب انجام کے متعلق حضرت میر قاسم علی صاحب مرحوم کا رسالہ "بٹالوی کا انجام" قابل دید رسالہ ہے۔ میں ۱۹۱۸ء میں مدرسہ احمدیہ کی تیسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ میری یہ خواہش تھی۔ کہ کسی موقعہ پر مولوی محمد حسین صاحب کو ضرور دیکھ لینا چاہیئے موت فوت کا کچھ پتہ نہیں۔ اس شوق کا نتیجہ یہ ہوا کہ دسمبر ۱۸ء اور جنوری ۲۰ء میں مجھے بعض دوسرے طلباء اور دیگر احباب کی معیت میں بٹالہ میں مولوی صاحب سے دو دفعہ ملنے کا موقعہ مل گیا۔ اس ملاقات کی تفصیل بیان کرنے کا یہ وقت نہیں۔ یہ ذکر محض اس لئے آ گیا ہے کہ گذشتہ جلسہ سالانہ کے ایام میں میرے دل میں خصوصیت سے خیال آیا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کی قبر کو بھی دیکھنا چاہیئے۔ اس خیال کا محرک وہ کیف زا نظارہ تھا۔ جو ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر نظر آتا ہے۔ احمدی قبر پرست نہیں۔ ہم لوگ کامل موحد ہیں۔ لیکن قبروں کی زیارت کرنا اور صلحاء کی قبور پر جا کر دعا کرنا سنت موکدہ ہے اسلئے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ قادیان میں آکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر اور دیگر صلحاء و بزرگوں کی قبروں پر جا کر دعا کرے۔ اور سب احمدی ایسا کرتے ہیں۔ ہر صبح اور ہر شام ہی ایک کثیر جماعت روضہ مبارکہ پر جا کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتی ہے۔ لیکن جلسہ سالانہ کے دنوں میں جب ہزارہا احمدی مختلف اکناف و ممالک سے قادیان میں جمع ہوتے ہیں۔ اس مزار مقدس پر دعا کرنے والوں کا نظارہ نہایت روح پرور ہوتا ہے کشمیر۔ سرحد۔ سندھ۔ ممالک متحدہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ مالابار۔ دکن۔ بنگال۔ اور پنجاب کے علاوہ ہندوستان کے دوسرے ہر صوبے و ریاست کے باشندے بھی صلوٰۃ و درود کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قبولیت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا مانگ رہے ہوتے ہیں افغانی۔ ایرانی۔ ترکستانی۔ جاوی۔ سماٹری۔ عربی۔ شامی مصری وغیرہ اقوام کے احمدیوں کے نمائندے بھی اس مزار پر بھی دعا مانگتے دکھائی دیتے ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں انسانوں کا مجمع جسکا سلسلہ سارا سارا دن جاری رہتا ہے چشم بصیرت کے لئے بہت بڑا سامان نصیحت ہے۔ یہ سب انسان اسلام کے سچے فدائی اس کی راہ میں اپنی جان و مال قربان کرنے والے اور توحید کے پرستار ہیں۔ ان لوگوں کو اپنے محبوب کی یاد میں اسکے لئے دعا کرتے وقت آنسوؤں کا تانتا باندھتے ہوئے دیکھ کر روح وجد میں آ جاتی ہے۔ میں نے کہا کہ ایک طرف بہشتی مقبرہ میں یہ نظارہ ہے۔ اب اس شخص کی قبر کا حال بھی اپنی آنکھ سے دیکھنا چاہیئے۔ جس نے اپنے کمال عروج کے زمانہ میں خدا کے مسیح کے مقابلہ میں بڑی تعلی کی تھی۔ میں مولوی صاحب کی زندگی کی ناکامی بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہوں۔ اس ناکامی کا دوست و دشمن سب کو اعتراف ہے۔ وہ تو عیاں را چہ بیاں کا مصداق بن رہی ہے۔ مجھے ۱۹ فروری ۱۹۴۵ء کو بٹالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ چند دوستوں کے ہمراہ مولوی محمد حسین صاحب کی قبر دیکھنے گیا۔ یہ قبر قادیان آنے والی سڑک کی طرف بیرنگ کالج کے ایک قریبی قبرستان میں ہے۔ اس جگہ کے ایک غیر احمدی نے قبر کی نشان دہی کی۔ اور بتایا۔ کہ یہ قبرستان گنجروں والا تکیہ کہلاتا ہے۔ اس سے دریافت کیا کہ کیا لوگ مولوی صاحب کی قبر پر دعا وغیرہ کے لئے بھی آتے ہیں۔ تو اس نے بے ساختہ کہا کہ کبھی کبھار آپ جیسے لوگ ہی دیکھنے آتے ہیں۔ اس قبر کو دیکھتے ہوئے میں چند لمحات اسی خیال میں مستغرق رہا کہ مولوی محمد حسین صاحب کی زندگی اور ان کی موت اور ان کا یہ ناکام انجام خدا کی قدرت کا کتنا بڑا نشان ہے۔ اس میں دیدہ وروں کے لئے کتنے عبرت کے سامان ہیں۔ کاش کہ سلسلہ کے معاند خدا ترسی سے کام لیں۔ خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

سید تصدق حسین صاحب کے مضمون پر نظر

از جناب سید امجد علی صاحب سیالکوٹ

اخویم محترم سید تصدق حسین صاحب قادری نے ۲۱ فروری کے اخبار پیغام صلح میں میرے مضمون مطبوعہ الفضل ۸ جنوری پر کچھ تنقید فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں "سارے کا سارا مضمون عجائبات کا ایک مجموعہ نظر آتا ہے"۔ میری گذارش ہے کہ میں نے کچھ امور واقعی عرض کئے تھے۔ وہ جناب کو عجائبات ہی معلوم ہوئے۔ تو بھی اگر خلاف واقعہ نہ ہوں۔ تو بہرحال قابل غور ہیں۔ مگر ان کو جناب نے نظر انداز فرما دیا ہے۔ میں کچھ اور عرض کرنے سے قبل ان عجائبات کا خلاصہ پھر پیش کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا تھا۔

(۱) صفات کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوزیشن سب احمدی ایک ہی قرار دیتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام متنازعہ نہیں۔ اس کا نام متنازعہ ہے کہ کیا ہونا چاہئے۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر اگر ہم قرآن کریم سے دلیل لانا چاہیں۔ تو انہی آیات سے لائینگے۔ جن میں انبیاء ورسل کی صداقت کے دلائل ہیں۔ مثلاً لا یظھر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا وغیرہم۔ اور قرآن کریم میں سوائے نبی اور رسول کے نہیں اور کوئی لفظ نہیں ملتا جس کو ہم اس مقام کے لئے استعمال کر سکیں۔ اور ظلی بروزی امتی کے الفاظ قرآن میں نہیں۔

(۳) اس مقام کے لوگوں کے لئے کتب سابقہ نے بھی لفظ نبی استعمال کیا ہے۔

(۴) نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انا خاتم النبیین۔ لا نبی بعدی وبھجو قسم ارشادات فرماتے۔ لیکن مسیح موعودؑ کے لئے پھر بھی نبی کا لفظ استعمال فرمایا۔ گویا مسیح موعودؑ کو نبی کہنے میں نہ قرآن کریم کی نافرمانی ہے نہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ صرف نبی کا لفظ استعمال کرنے میں نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دو لفظ اکٹھے استعمال ہو سکتے ہیں۔ لیکن باوجود اس فرمان کے سینکڑوں موقعہ پر نبی کا لفظ تنہا خود استعمال فرمایا اور جب کبھی اعتراض ہوا آپ نے یہی فرمایا ہماری مراد امتی یا ظلی نبی سے ہے۔ نہ کہ مستقل اور حقیقی نبی سے۔ اس بظاہر تضاد کا حل میں نے عرض کیا تھا۔ ورنہ اگر وہ درست نہ سمجھا جائے۔ تو اس تضاد کا دور کرنا آپ کا بھی فرض ہے۔ آپ نے کسی امر پر بھی غور نہیں کیا۔ صرف میرے الفاظ متعلقہ نمبر پانچ کے پہلے حصہ کو لیکر اس کے مقابل حضرت امام جماعت احمدیہ کے ایک قول کو رکھ کر پھر نبی ہونے نہ ہونے کی بحث شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ اگر آپ اس حصہ کو بھی لیتا اور اس پر غور کرنا ضروری جانتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیوں کن حالات میں اور کس طرح لفظ نبی کو بغیر اس کے ساتھ اُمتی یا ظلی کا لفظ لگانے کے سینکڑوں موقعوں پر استعمال کیا۔ تو اس کے حل کرنے میں آپ کا یہ سوال خود حل ہو جاتا۔ کیونکہ میں نے وضاحت کے ساتھ عرض کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوزیشن بلحاظ صفات کے ہم سب کے نزدیک ایک ہی ہے۔ بلکہ وہ ایسی ہے جس سے غیر احمدی بھی اصولاً انکار نہیں کر سکتا۔ اور قصہ صرف لفظ کے استعمال کا ہے۔ مگر اس کو جناب نے اس طرح درمیان سے اڑایا۔ گویا یہ میرے مضمون کا حصہ ہی نہ تھا۔ یا اس کا امر زیر بحث پر کوئی اثر نہ تھا۔ پھر میں نے تکرار سے عرض کیا تھا۔ کہ میرے مضمون کی غرض مسئلہ نبوت پر محاکمہ کرنا نہیں بلکہ یہ دیکھنا ہے۔ کہ کیا یہ مسئلہ ایسا ہے۔ کہ اس بنا پر جماعت کو دو فرقوں میں بانٹ کر متخاصم گروہ پیدا کر دیئے جائیں۔ میں نے اس امر پر تو بحث کی ہی نہ تھی۔ کہ کون کس حد تک ان اصطلاحات کے استعمال یا ترک میں صحت یا غلطی پر ہے۔ اس پر بحث کرنے والے بہت لوگ ہیں۔ میرے موضوع سے جبراً دور لیجا کر اس بحث میں الجھا کر اس امر کو ضائع کرنے کی کوشش کرنا جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں درست راہ نہیں۔ اس کی بجائے میں خوش ہوتا اگر آپ مجھے بتاتے کہ شرعاً ان حالات میں یہ تفرقہ رکھنا لازمی ہو جاتا ہے۔ میرا موضوع یہ ہے کہ اختلاف اختلاف رہتے ہوئے بھی اس پر تفرقہ کی بنا نہیں رکھی جا سکتی۔

جناب قادری صاحب نے فرمایا ہے۔ "اگر میاں صاحب ...... اپنے گمراہ کن عقائد باطلہ سے تائب ہو جائیں تو ہر دو جماعتوں میں ملاپ ہو سکتا ہے۔ ...... ورنہ ناممکن"۔

جہانتک نبوت کے مسئلہ کا سوال ہے۔ یہ عقائد باطلہ کیا ہیں۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ ایمان کہ آپ کو وہ وحی نہیں ملی جو کتاب اللہ بنتی ہے۔ نہ بغیر استفادہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم براہ راست کوئی مقام یا نعمت آپ کو ملی۔ ان دو بندشوں کے ساتھ ہر وہ انعام جو امت محمدیہ سے پہلے کسی دوسرے کو مل سکتا تھا۔ وہ بڑھ چڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملا۔

(۲) اس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظلی نبوت واقعی نبوت کے نام سے موسوم فرمایا۔

(۳) اس مفہوم کو ذہن میں رکھکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لفظ نبی کا استعمال جائز ہے۔

(۴) تم نبی کا لفظ نہ بولو کوئی اور لفظ بول لو۔ تمہیں اس حقیقت کو تسلیم کرنا چاہئے کہ خدا نے آپ کو اس لئے بھیجا کہ آپ دنیا کی اصلاح کریں۔ خدا نے آپ کا نام نبی رکھا۔ اور خدا نے آپ کو کثرت سے امور غیبیہ سے اطلاع دی اس کا نام کچھ رکھ لو۔

یہ ہیں وہ عقائد جن کا اعلان امام جماعت احمدیہ نے کھلے طور پر فرمایا۔ اور جن کو آپ باطلہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا تھا۔ کہ یہ استعمال اصطلاحات کا اختلاف فرقہ سازی کی بنا نہیں بن سکتا۔ اگر بن سکتا ہے۔ تو میں اس کے لئے دلیل چاہتا ہوں۔

اگر غور فرمائیں۔ تو نظر تو یہی آتا ہے۔ کہ جب کبھی امت محمدیہ میں ان مقامات عالیہ روحانیہ کو بند بتایا گیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہم کلامی کا شرف اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اور جن کے باعث کتب سابقہ اور قرآن کریم نے اس مقام کے لئے نبی و رسول کے لفظ کو استعمال فرمایا ہے۔ تو اس مقام کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں بڑھ چڑھ کر حصول کے اظہار کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آزادانہ لفظ نبی استعمال فرمایا ہے۔ اور جب کبھی اس استعمال سے یہ مفہوم لیا گیا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی رنگ میں ہمسری کا دعوے ہے۔ یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے باہر نکلنے کا مفہوم پیدا کیا گیا ہے۔ یا اس وحی کے پانے کا دعوے ہے۔ جو کتاب اللہ بنتی ہے۔ اور جس پر شریعت وہدایت کی بنیاد ہوتی ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نبوت کے دعوے کو ہمیشہ معصیت قرار دیا ہے۔ اور اس سے اپنی بریت کا اظہار کیا ہے اور باوجود اس مقام کے حصول کے جس کے باعث قبل اسلام بہت سے غیر صاحب کتاب اور تابع کتاب وشریعت موسوی مامورین انبیاء کہلائے (جیسا کہ میں نے حزقئیل علیہ السلام کی مثال عرض کی تھی) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث ختم نبوت کی بنا پر اپنے لئے اکیلے نبی کے لفظ سے پکارے جانے کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احترام میں ناپسندیدہ فرمایا۔ جبتک آپ اس تشریح کو قبول نہ فرمائیں۔ آپ کوئی وجہ نہیں بتا سکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیوں صرف نبی کے نام سے پکارے جانے کو نبوت محمدیہ کی ہتک بھی فرماتے ہیں۔ اور خود تنہا لفظ نبی استعمال بھی کرتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ مراد امتی اور ظلی نبی ہی ہمیشہ آپ فرماتے تھے۔ تو یہی مذہب جماعت قادیان کا ہے۔

پھر ایسی حالت میں یہ الفاظ اور اصطلاحات کا ہیر پھیر تفریقاً بین المؤمنین کا جواز کس طرح پیدا کرتا ہے۔ اور جس شخص کا مذہب یہ ہو۔ کہ کثیر حصہ امت محمدیہ میں مقامات عالیہ روحانیہ کا انکار موجود ہے۔ اور اس کے ازالہ کے لئے مصلحتاً لفظ نبی کا استعمال مطابق لغت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضروری ہے۔ جب تک اس غلطی کا تدارک نہ ہو اس کو آپ باطل کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ ہر اختلاف کو باطل کہنا تو جائز نہیں نہ امر کی رام ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے اس مضمون میں "اپنا سارا زور قلم جماعت احمدیہ لاہور اور اس کے بے لوث مجاہد امیر کے خلاف صرف کرتے ہوئے انہیں مورد الزام ٹھہرانے کی سعی فرمائی ہے۔ اور جماعت قادیان کو عموماً اور جناب خلیفہ صاحب محترم کو خصوصاً صاف وپاک بری فرما گئے"۔

مکرم قادری صاحب۔ ایک فریق کہتا ہے۔ کہ عقائد کوئی کسی کے لئے تبدیل نہیں کر سکتا۔ یہ قلوب کا معاملہ ہے۔ موجودہ اختلافات جن کو اختلاف عقائد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

یہ جماعت میں تفرقہ کی بنیاد نہیں بن سکتے۔ دوسرا فریق کہتا ہے۔ کہ بغیر عقائد کو تبدیل کئے تفرقہ مٹایا نہیں جا سکتا۔ اب للہ آپ ہی فرما دیں۔ تفریق بین المومنین کرنے والا کون ہوگا؟۔

میں تو کسی پر کوئی الزام نہیں لگاتا۔ خود جناب مولانا صاحب نے ہمیں ساری عمر یہ تعلیم دی۔ کہ جس چیز کو ہم غلط سمجھتے ہیں۔ اس کو غلط کہنے کا حق ہمیں ہونا چاہیئے۔ آپ اس حق کے استعمال کو الزام کہتے ہیں۔ میں نے کسی کی توہین نہیں کی۔ ایک لفظ ایسا نہیں لکھا۔ کہ جس سے کسی وقت مجھے جناب مولوی صاحب یا کسی اور دوست کے سامنے آنکھ نیچی کرنی پڑے۔ بلکہ میرا تو تمام جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی ... میں یہ عرض کرنے کو جی چاہتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اور جو تھوڑے سے رہ گئے ہیں۔ ان کو کسی حالت میں بھی گستاخانہ الفاظ سے یاد نہ کریں۔ اور ان کے باہمی معاملہ کو ان تک محدود رہنے دیں۔ اگر باپ اور چچا جو بھائی بھائی ہیں ایک کسی پر کسی وجہ سے سختی بھی کرے۔ تو اولاد کو اسکی تقلید کرنے میں چچا کے مقام کا کچھ لحاظ کرنا چاہیئے۔ غلطی کو غلطی کہنا اور بات ہے۔ سخت لفظ استعمال کرنے میں یا تقلید کرنے میں اپنے اپنے مقام کو نگاہ میں رکھنا چاہیئے۔ بموجب فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت معاویہ رضؓ حضرت علی رضؓ کے مقابلہ میں باغی اور طاغی تھے۔ اور گویا اس حیثیت سے سینکڑوں جلیل القدر صحابہ کا خون معاویہؓ کی گردن پر ہے۔ لیکن پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام معاویہ کو حضرت معاویہ اور رضی اللہ عنہ کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔ یہ نہیں۔ کہ حضرت علیؓ کی تلوار اگر معاویہ رضؓ کی گردن کی متلاشی تھی۔ تو ہماری زبانیں بھی اس کے خلاف توہین آمیز کلمات نکالیں۔ میں اس سے بری رہنا چاہتا ہوں۔ آپ خواہ مخواہ ان امور کو میری طرف منسوب کرکے تنفر پیدا کرنے کا اقدام نہ فرماویں۔ جناب مولوی صاحب میرے استاد ہیں۔ میں کسی حالت میں اس احترام کو ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ اگر دو چیزیں میں غلط سمجھتا ہوں۔ (۱) اختلافات کو تفریقاً بین المومنین کا ذریعہ بنانا (۲) بغیر ذاتی علم کے سنی سنائی باتوں پر کسی کے متعلق برائی اور الزامات کی تشہیر کا بار اپنے پر لینا اور یہ کہنا کہ کسی کو ننگا کرکے دکھانا ہمارے فرائض میں داخل ہے۔ اور اس طرح بدگوئی کو جزو فرائض بنانا اور تفرقہ کو وسیع کرکے تنفر میں تبدیل کرنا۔ یہ دونوں چیزیں اگر جائز ہیں۔ تو آپ فرمانِ خدا اور فرمانِ رسول سے دلیل دیں۔

شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری جب قادیان سے نکل کر لاہور آئے۔ میں نے ان کی دعوت کی۔ اور ان سے سوال کیا۔ کہ آپ خلیفہ صاحب کے متعلق جو کچھ کہتے ہیں۔ اس میں سے آپ کی چشم دید کوئی چیز نہیں۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ آپ کے پاس شہادتیں ہیں۔ مگر آپ خود شاہد نہیں۔ تو آپ کو ان باتوں پر یقین کرنے کا حق ہے؟ انہوں نے کہا۔ میرے پاس شہادتیں ہیں۔ اس لئے حق ہے۔ میں نے بطریق تنزل اس سے آگے ان سے سوال کیا۔ کہ آپ میرے سامنے جو بیان کرتے ہیں۔ تو میرے لئے یہ تیسری جگہ پر سماعی ہے۔ آپ فرمائیں۔ کہ مجھے اس کا یقین کرنے اور پھر اس کی تشہیر کرنے کا حق بروئے شریعت ہے؟ مصری صاحب کو کہنا پڑا کہ نہیں۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ اس فعل کے لئے جب قرآن و حدیث میں اس قدر انذار کے احکام موجود ہیں۔ تو کیوں قوم کی ذہنیت یہ بنائی جا رہی ہے۔ کہ اپنے اصول کی صداقت ثابت کرنے کے ثبوت میں مخالف کی ذات میں نقائص تلاش کئے جائیں۔ اور دوسروں کی بدنامی کو اپنی ترقی کا زینہ سمجھا یا بنایا جائے۔ یہ امن کی راہ نہیں۔ ان دو چیزوں کو میں غلط سمجھتا ہوں اور غلط کہتا ہوں۔

ایک اور امر قابل گذارش ہے۔ میں اس بات کو سمجھتا ہوں۔ کہ میرے ذمہ آپ جیسے مستفسر دوستوں کا ابھی یہ حق باقی ہے۔ کہ خلافت کے مسئلہ میں میں نے اپنا نظریہ کیونکر تبدیل کیا۔ کیونکہ اختلافات خواہ کس قدر اصطلاحی ہوں۔ ایک نظام کو چھوڑ کر دوسرے میں شمولیت کے لئے ٹھوس وجہ ہونی چاہیئے۔ لیکن چونکہ عام طور پر عقائد کے اختلاف کو تفریق کا سبب مانا جاتا ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ پہلے عقائد کے اختلافات کی اہمیت پر روشنی ڈالی جاتی۔ کہ کس حد تک یہ باعث تفرقہ ہو سکتے ہیں یا نہیں ہو سکتے۔ خلافت اور اپنی تبدیلی کے متعلق انشاء اللہ اگلی صحبت میں عرض کرونگا۔ وما توفیقی الا باللہ۔

> **قائدین و زعماء حضرات!** امیدواران امتحان ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کی فہرستیں جلد بھجوائیے
> (مہتمم تعلیم)

ماہ فروری ۱۹۴۵ء میں ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے عہد مبارک میں مبلغین سلسلہ احمدیہ زیر انتظام نظارت دعوۃ و تبلیغ ہر علاقہ اور ہر طبقہ میں جس جوش سے تبلیغ کر رہے ہیں اس کا سرسری اندازہ ذیل کی تبلیغی رپورٹوں سے کیا جا سکتا ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مبلغ اور احباب تبلیغ کا کام پوری سرگرمی سے کرتے رہتے ہیں۔ مگر چونکہ ان کی طرف سے رپورٹیں باقاعدہ نہیں ملتیں۔ اس لئے ان کی سرگرمیوں کا ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ ان رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو خاص کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

حلقہ دنیا پور (ملتان)

شیخ محمدؐ حاجی صاحب مبلغ حلقہ دنیا پور لکھتے ہیں۔ اس مہینہ میں قریباً دو درجن مختلف مقامات کا دورہ کیا۔ ۸۶ میل پیدل سفر کیا۔ بعض لوگوں کو پرائیویٹ طور پر ملاقات کرکے تبلیغ کی۔ ایک تقریر خدام الاحمدیہ کے جلسے میں اور ایک جلسہ مصلح موعود میں کی۔ ایام زیر رپورٹ میں مختلف مقامات پر قرآن کریم۔ حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ بعض مقامی دوستوں کو تبلیغ کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ علاقہ میں مخالفت بڑھ رہی ہے۔ بلکہ بعض لوگوں نے کہلا بھیجا ہے۔ کہ ہمارے گاؤں میں آکر تبلیغ نہ کی جائے۔ ورنہ ہم قتل کر دینگے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔

انبالہ شہر

کرامت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ ماہ فروری میں خدام الاحمدیہ کا ایک تبلیغی وفد ایک ملحقہ گاؤں میں گیا۔ اور تیرہ غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ کئی لوگوں سے مل کر بھی ان کو تبلیغ کی۔ مسجد احمدیہ میں روزانہ درس ہوتا رہا۔ بعض لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور ایک مسلمان فوجی افسر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر Why I believe in Islam پڑھنے کے لئے دیا۔ اخبار الفضل اور ریویو کے پرچے بھی بعض لوگوں کو دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہو رہا ہے۔

حیدر آباد دکن

مولوی عبد المالک خاں صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۱۰ لغایت ۱۷ فروری یعنی ایک ہفتہ میں ۱۸ معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ تین لیکچر دیئے۔ سکندر آباد میں درس القرآن کا سلسلہ جاری رہا۔ بعض دوستوں کو ترجمہ قرآن کریم سکھایا گیا۔ خدام الاحمدیہ کے ممبروں کو تبلیغی نوٹ لکھوائے۔ ”مذاکرہ علمیہ“ کے نام سے ہر جمعرات کو احمدیہ جوبلی ہال میں ایک مجلس کے انعقاد کا انتظام کیا ہے جس میں کافی تعداد میں اصحاب آ جاتے ہیں۔ اس ہفتہ اس مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئ مسیحیت پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک صاحب بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے۔ الحمد للہ۔

میرٹھ

مولوی علی محمدؐ صاحب اجمیری لکھتے ہیں۔ ۲۳ لغایت ۲۸ فروری تین لیکچر دیئے۔ ۱۵ اصحاب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ روزانہ درس قرآن کریم دیتا رہا۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس ہفتہ اچھوتی گیا وہاں دو کامیاب جلسے ہوئے۔ لوگ بکثرت آئے۔ مستورات بھی رات کے اجلاس میں شامل ہوئیں۔ جلسہ کے بعد بعض نوجوانوں نے سوالات کئے جن کے جواب دیئے گئے۔ جن لوگوں کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی۔ ان میں نواب محمدؐ اسمٰعیل خاں صاحب اور مسٹر عبد القادر خانصاحب بیرسٹر بھی تھے۔ نواب صاحب سے سلسلہ کے عقائد اور اسلامی خدمات کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ نیو ورلڈ آرڈر اور اسلام کی اخلاقی تعلیم کی برتری دیگر مذاہب کی تعلیمات پر ثابت کرنی چاہیئے۔ میں نے بتایا۔ کہ ہمارے ہاں ان کے متعلق کافی لٹریچر ہے۔ انہوں نے اسے دیکھنے کی خواہش کی۔

برہمن بڑیہ بنگال

مولوی سید اعجاز احمدؐ صاحب لکھتے ہیں۔ فروری کے پہلے ہفتہ میں چار تقریریں کیں۔ اور ۲۵ مسلم و غیر مسلم معززین کو جن میں اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سشن جج ایک مسلمان ایم۔ ایل۔ اے نیز ایک کانگرسی لیڈر بھی ہیں۔ ملاقات کرکے تبلیغ کی۔ ۲۵ میل سفر کیا۔ چندہ تحریک جدید اور وقف زندگی کے لئے بھی تحریک کرتا رہا۔ اس ہفتہ آٹھ درس دیئے۔

کراچی

مولوی احمد خانصاحب نسیم لکھتے ہیں۔ فروری کے پہلے ہفتہ میں دو تقریریں کیں۔ اور سات علاقوں کا دورہ کیا۔ پندرہ افراد سے ملکر ان کو تبلیغ کی۔ قرآن کریم۔ تفسیر کبیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیتا رہا۔ بعض دوستوں کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھایا۔ جملہ نظارتوں کے کام میں تعاون کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دوست بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے۔

لودھیچھ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں:۔ ۱۷ار لغایت ۲۴ار فروری پانچ تقریریں کیں۔ اور تین احباب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ اور ۱۰۲ اصحاب کو مل کر تبلیغ کی اس غرض کے لئے چالیس میل پیدل سفر کیا۔ اور چار درس دیئے۔ دو دوستوں کو تبلیغی نوٹ لکھائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا کام پوری سرگرمی سے ہو رہا ہے۔

علاقہ اجنالہ ضلع امرتسر

مولوی مہدی شاہ صاحب دیہاتی مبلغ اطلاع دیتے ہیں کہ فروری کے آخری ہفتہ میں دو لیکچر دیئے اور سات مقامات کا دورہ کیا۔ ہر جگہ مسجد میں تقریریں کر کے تبلیغ کرتا رہا بیس میل پیدل سفر کیا اور چار اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی تین احمدیوں کو تبلیغ کے کام کے لئے تیار کیا جا رہا ہے اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو اصحاب نے بیعت کی الحمد للہ۔

کلکت

مولوی محمد سلیم صاحب لکھتے ہیں۔ فروری کے پہلے ہفتہ میں دو لیکچر دیئے۔ اور چار علاقوں کا دورہ کیا۔ ۱۷ اشخاص کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ قریباً ۷۰ میل کا سفر کیا۔ سات درس دیئے۔ ان ایام میں دو نوجوان اور ایک خاتون بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئیں الحمد للہ

جوڑا

مولوی رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ لکھتے ہیں کہ ۱۵ار لغایت ۲۲ار فروری ۱۹۴۵ء پبلک لیکچر ہوا۔ بعض لوگوں سے تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ بعض معززین کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ چھ نواحی دیہات کا دورہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک معزز نمبردار نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا کرے۔

دھاری وال

مولوی عبد المجید صاحب دیہاتی مبلغ لکھتے ہیں کہ ۲۷ار جنوری لغایت ۱۷ار فروری ۱۹۴۵ء قریباً پانچسو احباب کو انفرادی تبلیغ کی اور ۲۵ مقامات کا دورہ کیا۔ ایک دوست کو مبلغ کے لئے تیار کر رہا ہوں۔ بعض احمدیوں کو ساتھ لے کر ان کے غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو کس داخل سلسلہ ہوئے۔

روڈہ (خوشاب)

حافظ ابوذر صاحب دیہاتی مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ فروری کے پہلے دو ہفتوں میں بارہ دیہات میں پیغام حق پہنچایا۔ اور تین سو افراد کو انفرادی تبلیغ کی تین دوستوں کو تبلیغ کے لئے تیار کر رہا ہوں۔ روڈہ میں مسجد کی تعمیر کے لئے ایک ہزار روپیہ کے وعدے لئے ہیں۔ بعض مقامی احمدیوں سے بھی باقاعدہ تبلیغ کرائی گئی۔ قریباً ایک سو احمدیوں سے ان کے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کرائی گئی۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مخالفت کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی کامیابی ہو رہی ہے۔ ان ایام میں چھ مردوں اور ایک عورت نے بیعت کی۔ الحمد للہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۱۶۸ منکہ مریم بی بی زوجہ عنایت اللہ صاحب قوم جھٹی عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان محلہ دارالرحمت شمالی ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ تفصیل جائیداد:۔ حق مہر ۱۵۰/- روپیہ۔ ایک تولہ سونا ڈنڈیاں۔ ۶ ماشے سونا انام۔ دو بند ۶ تولہ نقرئی۔ پاؤں کی چھپیاں ۱۶ تولے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر ان کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا مریم بی بی دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد مبارک احمد گواہ شد عنایت اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۷۰ منکہ محمد عبد اللہ ولد رنگ علی شاہ قوم قریشی پیشہ درزی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کریام ڈاک خانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اوسطاً چالیس روپے ماہوار ہے۔ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ اس لئے میری کوئی جائیداد نہیں۔ سوائے ایک سلائی کی مشین کے جس کی قیمت ۸۰/- روپے ہے۔ میں اس جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اللہ تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے اور مجھے اس بیش از بیش خدمات کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ العبد:۔ محمد عبد اللہ بقلم خود۔ گواہ شد عبد الرشید قریشی بھاٹی گیٹ لاہور۔ گواہ شد:۔ معراج دین پہلوان لاہور۔

نمبر ۸۱۳۳ منکہ خدیجہ بیگم بنت مولوی حمد الدین صاحب مرحوم قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ سلائی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائیداد حسب ذیل ہے۔ صرف ایک مشین ہے۔ زیور کوئی نہیں میرا خاوند کے ساتھ تنازعہ تھا خلع ہو گیا ہے اس لئے مہر نہیں ملا۔ مشین کی قیمت ۸۰ روپیہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد ہے۔ جبکہ اس وقت مشین سے سلائی کرتی ہوں۔ اس کی آمد ۱۵/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی + الامۃ:۔ خدیجہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد صغریٰ بیگم گواہ شد علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۱۴۵ منکہ سارہ بنت عبد الخالق صاحب قوم درانی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈ۔ و شوپیاں ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰۔ تبلیغ ۱۳۲۴ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے یک صد روپیہ وصول اور یک صد بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ انگوٹھی ایک عدد قیمتی ۹/۴/- روپے سٹار ہوزری میں ایک حصہ مبلغ ۵ پانچ روپے ماہانہ جیب خرچ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے وقت جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد سارہ بیگم۔ گواہ شد عبد الواحد خاوند موصیہ گواہ شد:۔ عبد الکریم برادر موصیہ۔

نمبر ۸۱۷۲ منکہ سردار بیگم زوجہ غلام رسول جمعدار قوم پٹھان پیشہ ملازم خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن محلہ دارالبرکات ڈ۔ و خاص قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ۔ کلپ ایک تولہ سونا۔ ½ تولہ کانٹے سونا۔ چاندی کا ½ سیر کا ایک زیور۔ ہار چاندی ۴ تولہ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ جیب خرچ ماہوار ۱۰/- روپے ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ العبد سردار بیگم زوجہ غلام رسول۔ گواہ شد:۔ میاں لال دین حقیقی خسر۔ گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا موضع ککھانوالی

نمبر ۸۱۴۱ منکہ سکینہ بیگم۔ بنت خواجہ غلام نبی صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔ مبلغ ۱۰۰/- روپیہ نقد۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے متروکہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ سکینہ بیگم۔
گواہ شد:۔ عبد اللطیف۔ ڈیرہ دونی برادر حقیقی۔
گواہ شد:۔ علی محمد اصحابی موصی انسپکٹر وصایا موضع ککھانوالی۔

مخاطب کون ہیں؟

وہ موصی اصحاب جنکی خدمت میں آج سے تخمیناً چار ماہ قبل مطبوعہ چٹ ارسال کیا گیا تھا کہ وہ مئی ۱۹۴۳ء سے اپریل ۱۹۴۴ء تک کی آمد پُر کرکے ایک ہفتہ کے اندر ارسال کردیں۔ مگر اس کے بعد ایک دفعہ یاددہانی کے باوجود بھی اس وقت تک بعض احباب نے جوابات ارسال نہیں کئے جسکی وجہ سے سخت حرج ہو رہا ہے۔ اب پھر اس اعلان کے ذریعہ واضح کیا جاتا ہے کہ احباب اس فارم کو پُر کرکے جلد بھیجدیں یا دفتر سے اور منگا لیں۔ دگر ایسے اصحاب کی وصیتیں ضروری کارروائی کے لئے مجلس کارپرداز میں پیش کردی جاوینگی اور بعد میں کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا۔

سکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ

محبوب صندل پوڈر

عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص دور کرتی ہیں اور خون پیدا کرتی اور خون صاف کرتی ہیں — مردوں کے لئے بھی مفید ہیں۔ قیمت ۸ فی تولہ

خان عبدالعزیز خان حکیم حاذق
مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان بحالی حصص

بورڈ آف ڈائرکٹرز نے ان اختیارات کی رو سے جو اسے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کی دفعہ ۱۴ کے ماتحت حاصل ہیں۔ ان تمام حصص کو (سوائے ان حصص کے جو ضبط ہونے کے بعد دوبارہ فروخت ہو چکے ہیں) جو وقتاً فوقتاً بحق کمپنی ضبط ہو چکے تھے۔ ۲ روپے فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا ہے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص اس وقت تک ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہیں ہو چکے یکم جون ۱۹۴۵ء تک اپنے حصص کی بقایا رقوم معہ تاوان کمپنی کے دفتر میں ادا کرکے اپنے حصص بحال کرالیں۔ تاریخ مذکورہ گزرنے کے بعد ایسے حصص جو بحال نہ کرائے جائیں گے۔ بدستور سابق کمپنی کے حق میں ضبط رہیں گے۔

المعلن:۔ مینجنگ ڈائرکٹرز

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لیے

اکیس ہزار 2100 روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اُتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا جب وہ ظاہر ہوں گے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے اور اسلام منوائیں گے بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی نہ اُمتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر بائیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک وہ ٹالتے ہی رہیں گے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اسلئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔ اگر ان کے کوئی ہمخیال صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے۔ تو ہم ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دینگے کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ اپنی جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔ صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اُردو اور انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

قادیان میں نہایت باموقع سکنی اراضی برائے فروخت

میرے پاس محلہ دارالبرکات قادیان میں ریلوے سٹیشن کے نزدیک بعض نہایت باموقع قطعات اراضی قابل فروخت ہیں۔ جو کوٹھی اور مکان کی تعمیر کے لئے نہایت موزوں ہیں قیمت نہایت واجبی ہے۔ خواہشمند احباب میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ یا خود ملیں۔

قریشی محمد مطیع اللہ

قریشی منزل۔ دارالعلوم۔ قادیان

خریداران "الفضل" کی خدمت میں ضروری اطلاع

جن دوستوں کا چندہ اخبار "الفضل" ۲۰ اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ اُن کے اخبار کی چٹ پر سُرخ پنسل کا نشان کیا جا رہا ہے۔ ایسے دوست اپنا چندہ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے دوستوں کے ذریعہ سے یا خود ادا فرما کر ممنون فرمائیں ورنہ مشاورت پر عدم ادائیگی کی صورت میں اپریل کے پہلے ہفتے میں وی پی وصول کرنے کیلئے تیار رہیں یا قبل از وقت ترسیل زر کے متعلق اطلاع دے دیں۔ (مینیجر)

قادیان میں "الفضل" کی ایجنسی

رفیق انیڈ کو کے پاس ہے۔ گھر پر اخبار جلد سے جلد پہنچانے کا انتظام ہے۔ قیمت ماہوار ۱۲؍ ہے احباب خریداری کے لئے رفیق انیڈ کو کو آرڈر دیں۔

محمد نذیر خان مالک رفیق انیڈ کو۔

اعلان ولادت

بروز ہفتہ بوقت نماز مغرب ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۲۴ ہش خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ اس کا نام محمد ظفر خان محمود رکھا گیا ہے۔ احباب مولود کے خادم دین بننے اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد اعظم خان بلوچ ضلع سیالکوٹ

تارک افیون

مدک و چانڈو و افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں لوگ اسکو کبھی استعمال کرکے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں مٹا رہے ہیں۔ اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں بُرا ہے۔ اور افیون کو کھا کر اپنے روپیہ کو برباد کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے افیم مدک و چانڈو ہمیشہ کیلئے چھوٹ جائیگی۔ یہ نہایت مجرب دوا ہے۔ اس دوا سے نہ آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے نہ جماہی آتی ہے۔ نہ پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے۔ نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے۔ پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے۔ قیمت پانچ روپے۔ پتہ

مولوی حکیم ثابت علی پنج زبان محمود نگر ۵ لکھنو

ضرورت رشتہ

ایک کنواری لڑکی عمر ۱۷ سال ذات شیخ کیلئے کنوارے رشتہ کی ضرورت ہے لڑکا تعلیم یافتہ اعلیٰ خاندان سے برسرروزگار ہو۔ لڑکی مڈل پاس اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے۔ اور شکل و سیرت بھی اچھی ہے۔

معرفت "الفضل"

خط و کتابت کی جائے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۲۱ مارچ جنرل نمٹس کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپان کے سمندر میں امریکی اور جاپانی بحری جہازوں میں جھڑپ ہوئی۔ اس موقعہ پر امریکی ہوائی جہازوں نے طیارہ بردار جہازوں سے اڑ کر اپنے جہازوں کی مدد کی بہت سے جاپانی جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ مال لیجانے والے چھ جہاز ڈبو دیئے گئے۔ ۴۵ ہزار ٹن کے ایک جنگی جہاز پر بم گرے۔ ۴۷۵ جاپانی ہوائی جہازوں کو ان کے اڈوں اور جنگ میں تباہ کیا گیا۔

لنڈن ۲۱ مارچ مانڈلے کے فتح ہونے پر جنرل ماؤنٹ بیٹن کو ملک معظم نے مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ اور ۱۴ ویں فوج کے کام کی بہت تعریف کی ہے۔

ماسکو ۲۱ مارچ کوننز برگ کے علاقے میں جہاں جرمن فوج گھری ہوئی ہے۔ گھیرے کو اور تنگ کر دیا گیا ہے۔ اور روسی توپیں اس علاقے کے چپہ چپہ پر گولہ باری کر رہی ہیں۔

لنڈن ۲۱ مارچ ساتویں امریکن فوج نے سار کے بڑے شہر ساربروکن پر قبضہ کر لیا ہے

پیرس ۲۱ مارچ سپریم اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اتحادی فوجوں نے کل ۳۵ قصبوں کو دشمن سے صاف کیا۔ اور ان میں داخل ہوئیں۔ سار لوتره کے رقبہ میں اتحادی ایک درجن مقامات پر ساربروکن اور رائن کے درمیان سگفرڈ کی قلعہ بندیوں پر پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۲۱ مارچ جرمن ریڈیو نے بتایا ہے کہ جرمنی کے نوجوان لیڈروں نے ہٹلر سے ملاقات کی۔ ہٹلر نے ان کے روبرو تقریر کرتے ہوئے کہا ہم پر بہت نازک وقت آ پہنچا ہے۔ اس کے باوجود مجھے پختہ یقین ہے۔ کہ اس جدوجہد میں ہم فاتح رہینگے۔

لنڈن ۲۱ مارچ اخبار نیوز آف دی ورلڈ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ہندوستان کے ڈیڈ لاک کو دور کرنے کے لئے نئی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔ لارڈ ویول برطانوی حکومت سے بات چیت کرنے لنڈن جا رہے ہیں۔

مدراس۔ مسٹر کھاپرڈے وائس پریذیڈنٹ آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ہندو مہاسبھا پرنس برار کے دورہ برار کو کوئی اہمیت یا وقعت نہیں دیتی۔ مسٹر دیش پانڈے سکرٹری آل انڈیا ہندو مہاسبھا نے ایک انٹرویو میں کہا کہ ہندو مہاسبھا پرنس برار کے مجوزہ دورہ کی سخت مخالف ہے۔ اور اس بات کا تہیہ کئے ہوئے ہے کہ اگر پرنس برار نے اپنا ارادہ ملتوی نہ کیا تو ان کے خلاف سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ کیا جائے گا۔

لاہور ۲۱ مارچ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج فرقہ دارانہ کشیدگی پیدا کرنے والے پوسٹر کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ اور ملزمان حافظ عنایت اللہ اور حاجی امین الدین صحرائی کو چار چار سو روپیہ جرمانہ اور دو ملزموں مسٹر محمد رفیق اور محمد فاضل مالکان تعلیمی پریس کو جن کے پریس میں پوسٹر چھپا تھا۔ دو دو سو روپیہ جرمانہ اور تا برخاست عدالت قید کی سزا دی۔ ملزموں کو جرمانہ ادا کرنے کیلئے ۲۴ دن کی مہلت دی گئی۔

لاہور۔ ۲۱ مارچ میٹرک امتحان کے پرچہ انگلش بی سخت مشکل تھے۔ ان سے پنجاب بھر کے طلباء کے اندر ہیجان پیدا ہو گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے متعلقہ پرچہ دیکھنے والوں کے نام سرکلر روانہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ طلباء کو دس فیصدی نمبر زیادہ دیں۔

کلکتہ ۲۱ مارچ لیڈر نیشنلسٹ پارٹی بنگال کونسل نے برطانیہ کے وزیر اعظم کو تار بھیجا ہے جسمیں آپ نے لکھا ہے۔ کہ بہت سی عورتیں ننگی پھر رہی ہیں۔ اور کپڑے کی سخت قلت کی وجہ سے کئی لوگ آپے سے باہر ہو کر کارروائیاں کر رہے ہیں۔

امرتسر ۲۱ مارچ کل ایڈیشنل ڈسٹرکٹ وسیشن جج نے جنڈیالہ کے مقدمہ قتل کا فیصلہ سناتے ہوئے ۹ مسلمان ملزموں کو پھانسی اور دسویں ملزم کو بیس سال قید سخت کی سزا کا حکم دے دیا۔

قاہرہ ۲۱ مارچ عرب کے آئین کا فیصلہ ابتدائی کمیٹی میں ہو گیا۔ جس میں تمام عرب ریاستوں کے وزراء اعظم۔ وزراء خارجیہ شامل ہوئے۔

لنڈن ۲۱ مارچ ہالینڈ کی ملکہ ولہلمینا نے آزاد شدہ ہالینڈ کا دورہ کیا۔ لوگوں نے ملکہ کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ ہالینڈ گئیں اور پھر لنڈن لوٹ آئیں۔

لنڈن ۲۱ مارچ آج دو ہزار امریکن بم باروں نے جرمنی کے مختلف مقامات پر بم باری کی۔

ماسکو ۲۱ مارچ روسی فوجوں نے دریائے اوڈر کے مغربی کنارہ کو دشمن کی فوجوں سے بالکل خالی کرا لیا ہے۔

لنڈن ۲۱ مارچ کوننگز برگ کے جنوب مغرب میں جس تنگ علاقہ میں جرمن فوجیں موجود ہیں۔ وہ روسی توپوں کی گولہ باری سے جہنم کی طرح جل رہا ہے۔ اور روسی ہوائی جہاز شعلہ آمیز دھوئیں کے بادلوں میں سے قیامت خیز بمباری کر رہے ہیں۔

لاہور ۲۱ مارچ سونا ۷۳/۱۲/۰ چاندی ۱۳۰/۰/۰ پونڈ ۴۹/۸/۰ امرتسر سونا ۷۶/۴/۰

لاہور ۲۱ مارچ جمعہ ۲۳ مارچ کو پنجاب پراونشل مسلم لیگ کے احکام کے مطابق صوبہ بھر میں یوم پاکستان منایا جا رہا ہے۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ رام سنگھ عرف محمد حسین مبینہ جاپانی جاسوس کو لال قلعہ دہلی سے فرار کی پاداش میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے تین سال قید سخت کی سزا دی۔

لاہور ۲۱ مارچ اطلاع ملی ہے کہ ایجوکیشنل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام پرائیویٹ سکولوں کو اپنے سٹاف کی ایک سال کی تنخواہ کے برابر رقم کا فنڈ جمع کرانا ہوگا۔ ورنہ وہ منظور نہ ہو سکیں گے۔

جموں ۲۱ مارچ باخبر حلقوں کی اطلاع ہے کہ مسٹر ایم۔ اے بیگ وزیر پبلک ورکس ریاست کی میونسپلٹیوں میں مرحوم مولانا محمد علی کے فارمولا کی بنا پر سٹنڈ کے طریق انتخاب رائج کرنا چاہتے ہیں۔ نیز وہ چاہتے ہیں کہ کمیٹیوں کے پریذیڈنٹ منتخب کئے جائیں۔

لنڈن ۲۱ مارچ رمیگن کے علاقہ میں برطانوی فوجوں نے کولون فرینکفرٹ سٹرک کے مشرق میں ڈکل بوچ پر قبضہ کر لیا ہے۔ کولون اور فرینکفرٹ سٹرک پر ساڑھے سات میل کے ٹکڑہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ بحر اوقیانوس اور رودبار انگلستان کے ساحلی مورچوں کے سوا سارا فرانس جرمنوں سے خالی ہو گیا ہے۔

پشاور ۲۱ مارچ۔ کانگرسی وزارت ایک کمیٹی مقرر کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ یہ کمیٹی بعض افسروں اور سابق وزیروں کے خلاف رشوت اور بدعنوانی کے واقعات کی تحقیقات کریگی کہا جاتا ہے۔ کہ لاکھوں روپیہ کے ہیر پھیر کی شکایتیں کی گئی ہیں۔

شملہ ۲۱ مارچ مقامی میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے بارہ میونسپل سکولوں میں بچوں کو دودھ بلاقیمت مہیا کیا جائے۔ جن والدین کی ماہوار آمدنی ساٹھ روپے سے کم ہے۔ اُن کے ۱۴ سال سے کم عمر کے کمزور بچوں کو ایک پاؤ دودھ روزانہ دیا جائیگا۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی آزادی ہند کے متعلق تجویز پر لنڈن ”ٹائمز“ کا تبصرہ

لنڈن ۲۰ مارچ ٹائمز نے آج اپنے اداریہ میں ان تمام مراسلات کا خلاصہ پیش کیا ہے۔ جو اس کی حالیہ اشاعتوں میں اُسی وقت سے چھپ رہے ہیں۔ جب سے کہ کامن ویلتھ کانفرنس کے ہندوستانی ڈیلی گیشن کے لیڈر آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ برطانیہ اس بات پر رضامندی کا اعلان کر دے کہ جاپان کی شکست کے ایک سال کے اندر اندر ہندوستان کی طرف سے جو متفقہ دستور پیش کیا جائیگا۔ اُسے وہ منظور کر لیگا۔ ان کی تجویز یہ تھی کہ اگر ایں کوئی سمجھوتہ نہ ہوا۔ تو برطانیہ خود درجہ نو آبادیات کا ایک عارضی دستور مرتب کرنے کی ذمہ داری لے۔ اور یہ دستور اُسی وقت تک برسر عمل رہے۔ جب تک کہ خود ہندوستانی اس میں کوئی ترمیم نہ کریں۔

”ٹائمز“ کے کالموں میں جو خطوط شائع ہوئے ہیں۔ اُن کی بنیاد پر جریدہ مذکور حسب ذیل دو نکتے پیش کرتا ہے:۔ ایک یہ کہ برطانیہ کو خود اس کارروائی کے اختیار کرنے کا ذمہ دار ہونا چاہئے جو ہندوستان کے متعلق اس کی اعلان کی ہوئی پالیسی کو مؤثر طور پر نافذ کرنے کا یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ دوسرا یہ کہ موجودہ حالت میں محض کرپس کی پیشکش پر یہ کہکر انحصار کرنا کہ ”اسے قبول کر لو یا رد کر دو“۔ اب کافی نہیں رہا ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ٹائمز لکھتا ہے ”یہ حقیقت میں جنگ کے دوران اور جنگ کے بعد بھی ہندوستانی۔ برطانوی تعاون کے لئے خطرناک ہے“۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ۔ برطانوی گورنمنٹ نے وائسرائے ہند لارڈ ویول کو ہوائی جہاز کے ذریعہ لنڈن بلایا ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وائسرائے اور بہت سے معاملات کے علاوہ جرمنی کی شکست کے بعد ہندوستان کو جاپان کے خلاف کارروائیاں کرنے کے لئے چھاؤنی بنائے رکھنے کے متعلق بھی گفتگو کریں گے۔